السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاکسی کافریاملحد کو محض انسانی بنیادوں پرزکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے اگر وہ مالی تعاون کا محتاج ہو؟ یاکسی فاسق مسلمان شخص کو جو نماز روزے سے لاپرواہواور حرام کاموں میں ملوث ہو اسے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے ؟ یا ان لوگوں کو زکوۃ دینا اللہ کی نافرمانی شمار کی جائے گی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص سرے سے اللہ اس کے رسولوں اوریوم آخرت کا منکر ہو تو اسے زکوۃ کی رقم دینی جائز نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنے عقیدے کی بنیاد پر اسلام اور مسلمانوں کا دشمن تصور کیا جائے گا۔ اسے مالی طور پر مستحکم کرنا گویا اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔ اسی طرح ہر وہ شخص جو اسلام اور مسلمانوں سے برسرپیکار ہو اور علی الاعلان ان سے دشمنی کی باتیں کرتا ہو اسے بھی زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے۔ کیوں نکہ انہیں زکوۃ دینا گویا ان سے موالات اور مواخات قائم کرنا ہے اور اللہ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔

البتہ وہ ذمی شخص جو مسلم حکومت کی سرپرستی میں ہے بعض فقہاء کے نزدیک محض تالیف قلب کی خاطر اسے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ لیکن جمہور فقہاء کا قول ہے کہ زکوۃ کی رقم ذمی کو بھی نہیں دی جاسکتی کیونکہ زکوۃ ان ذمیوں سے وصول نہیں کی جاتی ہے اور جب وصول نہیں کی جاتی تو انہیں دی بھی نہیں جاسکتی ہے حدیث میں ہے کہ زکوۃ مسلمان مالداروں سے لی جاتی ہے اور مسلمان غریبوں کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ البتہ ان ذمیوں کی زکوۃ کے علاوہ دوسرے طریقوں سے مدد کی جاسکتی ہے اگر وہ مالی تعاون کے محتاج ہوں۔

رہے وہ مسلمان جو فاسق وفاجر ہیں۔ نماز نہیں پڑھتے اور حرام کام کرتے ہیں تو انہیں زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے بہ شرطے کہ وہ اس رقم کو اللہ کی نافرمانی کے کاموں میں خرچ نہ کریں اگر وہ اس رقم کو گناہوں کے کاموں میں خرچ کریں مثلاً: شراب پینے میں یا جوا کھیلنے میں تو زکوۃ کی رقم انہیں ہرگز نہیں دی جائے گی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اہل بدعت اور اہل فسق وفجور کو زکوۃ کی رقم دینے کے سلسلے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: "ہمیں چاہیے کہ ہم ان فقراء مساکین اور دوسرے مستحقین زکوۃ کو تلاش کریں جو اللہ کی شریعت پر قائم ہوں اور نیک مسلمان ہوں۔ رہے وہ لوگ جو فاسق وفاجر ہیں اور اہل بدعت ہیں تو وہ سزاؤں کے مستحق ہیں نہ کہ مدد کے۔ وہ شخص جو نماز نہیں پڑھتا ہے اس سے نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے گا۔ اگر اس نے نماز پڑھنا شروع کردی تو اسے زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے ورنہ نہیں

محترم استاد الشیخ محمد ابو زہرۃ کی رائے ان سے مختلف ہے۔ وہ گنہگاروں کو بھی زکوۃ دینے کے حق میں ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

1۔ زکوۃ والی آیت میں فقراء و مساکین کا لفظ عام ہے۔ اس میں اہل معصیت اور اہل تقویٰ کے درمیان فرق نہیں ہے۔ اگر ہم غیر مسلمانوں کو تالیف قلب کی خاطر زکوۃ کی رقم دے سکتے ہیں تو فاسق مسلمانوں کو بدرجہ اولیٰ دے سکتے ہیں۔

2۔ ہم کسی گنہگار مسلمان کو جو مالی تعاون کا سخت محتاج ہے محض اس کی معصیت کی بنا پر زکوۃ نہیں دیتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اس سے زندہ رہنے کا حق چھین رہے ہیں۔ تلوار سے مارنا اور بھوک سے مارنا دونوں میں زیادہ فرق نہیں۔

3۔ مشکل وقتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی مدد کیا کرتے تھے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے بعد ابوسفیان کے پاس پانچ سو دینار بھیجے تھے کیوں کہ قبیلہ قریش قحط کا شکار ہوگیا تھا۔

4۔ اہل معصیت کو مالی تعاون نہ دینا بسا اوقات انہیں مزید سرکشی کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ استاد محترم محمد ابو زہرۃ کی ان دلیلوں پر کلام کیا جاسکتا ہے۔

1۔ ان کی پہلی دلیل فقرا و مساکین کا عموم ہے۔ اس عموم کی تخصیص اسلام کے اس قاعدہ کلیہ سے ہوسکتی ہے جس کے مطابق اصل معصیت کی ہر ممکنہ زجر و توبیخ ہونی چاہیے اور معصیت میں ان کے تعاون سے پرہیز کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی زکوۃ والی آیت میں لفظ "الغارمین" کا بھی استعمال ہے اور وہ بھی بظاہر عام ہے۔ جب کہ تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ ان قرض خوروں کو زکوۃ نہیں دی جائے گی جنھوں نے غلط کاموں کے لیے قرض لیا ہو۔

2۔ ہم کہاں کہہ رہے ہیں کہ گنہگاروں کو بھوک سے مرتا چھوڑ دیں۔ زکوۃ کے علاوہ دوسری مددوں سے بھی ان کی مدد کی جاسکتی ہے بلکہ کرنی چاہیے۔

3۔ کفار و مشرکین کی صلہ رحمی زکوۃ کے علاوہ دوسرے پیسوں سے کی جاسکتی ہے۔

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

درج ذیل صورتوں میں تمام فقہاء کا اتفاق ہے:

1۔ اہل معصیت کی مدد زکوۃ کے علاوہ دوسرے پیسوں سے کی جاسکتی ہے۔

2۔ تالیف قلب کی خاطر اہل معصیت کو زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔

3: جاں بلب شخص چاہے وہ اہل معصیت ہی کیوں نہ ہو اس کی جان بچانے کے لیے زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

4۔ اگر یہ یقین ہو کہ اہل معصیت زکوۃ کی رقم کو گناہ کے کاموں میں خرچ کرے گا تو اسے زکوۃ نہیں دی جائے گی۔

میری رائے یہ ہے کہ اہل معصیت دو طرح کے ہیں ایک وہ ہیں جو گناہ کرتے ہیں لیکن گناہوں پر شرمندہ بھی ہیں اور اسلام سے ان کا رشتہ باقی بھی ہے۔ ان گنہگاروں کو زکوۃ کی رقم دی جاسکتی ہے۔ البتہ وہ حضرات جو صرف نام کے مسلمان ہوں اور اسلامی احکام وشعائر کا مذاق اڑاتے ہوں تو انہیں زکوۃ کی رقم نہیں دی جاسکتی۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

زکوۃ اور صدقات، جلد: 1، صفحہ: 161

محدث فتویٰ